سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

منگل، 31۔مارچ 2015

(یوم الثلاثہ، 10۔جمادی الثانی 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: تیرھواں اجلاس

جلد 13: شمارہ 3

223

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ31-مارچ2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات آبکاری و محصولات اور کانکنی و معدنیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں)

1- محترمہ نگہت شیخ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں خسرے، پولیو اور دیگر مہلک بیماریوں کی ویکسین کی طرح آلودہ پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی ویکسین دی جائے تاکہ اس پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں بشمول گیسٹرو و دیگر امراض سے بچا جا سکے۔

2- چودھری عامر سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس (سی) کے انجکشن کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

3- محترمہ خدیجہ عمر: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ نادرا دفاتر اور سٹاف کی تعداد میں آبادی کے تناسب سے اضافہ کیا جائے۔

4- ڈاکٹر سید وسیم اختر: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پٹرولیم مصنوعات میں کمی کے پیش نظر پی آئی اے کے عمرہ کے کرایہ میں کمی کی جائے۔

5- محترمہ لبنیٰ فیصل: اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان میں نشہ آور / سکون آور ادویات کے بڑھتے ہوئے استعمال کے پیش نظر ان ادویات کی غیر قانونی درآمد اور پس پردہ فروخت کو مکمل طور پر روکا جائے اور اس کی خرید و فروخت میں ملوث افراد و گروہوں کو قانون کے مطابق سخت سزا دی جائے۔

225

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا تیرھواں اجلاس

منگل، 31- مارچ 2015

(یوم الثلاثہ، 10- جمادی الثانی 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 6 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ آیت 286

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مؤاخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما (286)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جب حسن تھا ان کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہوگا
ہر کوئی فدا ہے بِن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہوگا
جس وقت تھے خدمت میں ان کی ابوبکر و عمر عثمان و علی
اس وقت رسول اکرم کے دربار کا عالم کیا ہوگا
معراج کی شب حق سے ملنے وہ عرش معلیٰ پر پہنچے
رفتار کا عالم کیا ہوگا گفتار کا عالم کیا ہوگا

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آج انتہائی افسوس کے ساتھ مجھے کہنا پڑ رہا ہے کہ منسٹر بنچوں پر کوئی منسٹر نہیں ہے جبکہ pre-budget session ہو رہا ہے اور ہم نے اپنی تجاویز دینی ہیں۔ آج پارلیمانی سیکرٹریز بھی نہیں ہیں، منسٹرز بھی نہیں ہیں اور کل بھی میرا احتجاج یہی تھا۔ اس ایوان کو اگر اسی طرح چلانا ہے تو پھر کیا فائدہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! میری بات سنیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری صرف دو منٹ کی گفتگو ہے اور کوئی لمبی بات نہیں کروں گا۔ اگر ایوان اسی طرح چلانا ہے تو پھر اس ایوان کی اس سے بڑی بے توقیری نہیں ہو سکتی۔ میں عرض کروں گا کہ کوئی معزز منسٹر موجود ہے اور نہ ہی پارلیمانی سیکرٹری موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بات یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری میاں منیر صاحب آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ویسے تو گوندل صاحب بھی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، آپ کے سامنے میاں منیر صاحب بھی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے پارلیمانی سیکرٹری بیٹھے ہوئے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اگر pre-budget session call ہو منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری نہ ہو تو ہم کس کو سنائیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! جس وقت بحث کا آغاز ہوگا اُس وقت وہ موجود نہ ہوں تو پھر آپ بات کر لیجئے گا مگر ابھی تو اس کا آغاز ہی نہیں ہوا۔ دوسری بات یہ ہے کہ آج پرائیویٹ ممبر ڈے ہے جس کے لئے منگل کا دن مختص ہوتا ہے لہٰذا آج بحث نہیں ہونی۔ آپ کل دیکھ لیجئے گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں پرائیویٹ ممبر ڈے کے حوالے سے بھی جانتا ہوں بہرحال میں اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ شکریہ

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گی کہ اوپر گیلری میں ہمارے صحافیوں نے واک آؤٹ کیا ہے اور باہر سڑک پر بھی کافی دیر سے ان کا احتجاج چل رہا ہے۔ میں گزارش کروں گی کہ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ہر مکتبہ فکر کے لوگ جب تک احتجاج کی شکل اختیار نہ کریں تب تک اُن کے جائز مطالبات کو بھی نہ مانا جائے۔ آپ کو اس چیز پر حکومت سے سفارش کرنی چاہئے کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہر وقت کسی نہ کسی مکتبہ فکر کے لوگ باہر احتجاج کر رہے ہوتے ہیں جو اچھی روایت نہیں ہے۔ ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ یہ روایت ان تین سالوں میں بڑھ گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میں نے ان کو بلایا تھا۔ ان کے مطالبات کے حوالے سے بات ہو رہی ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ یہ معاملہ آج ہی resolve ہو جائے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس وقت بھی صحافی گیلری سے لوگ باہر گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سارے صحافی ہی باہر protest کر رہے ہیں۔ میرے چیمبر میں وہ آئے تھے تو ان سے بات ہو گئی ہے۔ ہم انشاء اللہ اس معاملے کو دیکھ رہے ہیں۔

سوالات

(محکمہ جات آبکاری و محصولات اور کانکنی و معدنیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات آبکاری و محصولات اور کانکنی و معدنیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1324 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1331 بھی محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1700 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2179

الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1808 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4556 سردار علی رضا خان دریشک صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1333 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3481 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1762 محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3749 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1763 محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4633 چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2969 محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4833 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں مگر انہوں نے سیکرٹری اسمبلی کو اطلاع دی تھی لہذا ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔ محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 3295 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع وہاڑی: محکمہ معدنیات کی آمدن و دیگر تفصیلات

*3295: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ معدنیات کو سال 13-2012 کے دوران کل کتنی آمدن کس کس مد میں ہوئی؟

(ب) ضلع وہاڑی میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ج) ضلع وہاڑی محکمہ معدنیات کو سال 11-2010 کے دوران کتنی رقم دی گئی ہے؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں / ٹی اے، ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت وپٹرول پر خرچ ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کانکنی و معدنیات (جناب عامر حیات ہراج):

سب سے پہلے یہ ذکر ضروری ہے کہ ضلع وہاڑی میں محکمہ معدنیات حکومت پنجاب کا کوئی دفتر نہیں ہے۔ ضلع وہاڑی دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز بہاول پور کی انتظامی حدود میں آتا ہے دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز بہاولپور کی انتظامی حدود میں پانچ اضلاع بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خان، لودھراں اور ضلع وہاڑی آتے ہیں۔

ضلع وہاڑی محکمہ معدنیات کے متعلق اسمبلی میں اٹھائے گئے،

سوالات کے جزوار جوابات درج ذیل ہیں:

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ معدنیات کو سال 2012-13 کے دوران عام ریت کی لیزیں بذریعہ نیلام عام الاٹ کرنے کی مد سے -/1,41,29,077 روپے کی آمدن ہوئی۔

(ب) ضلع وہاڑی میں صرف عام ریت (ادنیٰ معدنیات) کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔

(ج) ضلع وہاڑی میں محکمہ معدنیات کو 2010-11 کے دوران کوئی رقم نہ دی گئی۔

(د) ضلع وہاڑی میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں، ٹی اے، ڈی اے پر کوئی رقم خرچ نہ ہوئی۔

(ہ) ضلع وہاڑی میں سرکاری گاڑیوں کی مرمت وپٹرول پر کوئی رقم خرچ نہ ہوئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرے تمام سوالوں کے جواب میں "نہیں، نہیں" کا جواب ہی دیا ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہاں پر ریت کے علاوہ اور کوئی معدنیات تلاش کرنے کے لئے کوششیں کی جا رہی ہیں یا کوئی ایسا کام ہو رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کانکنی و معدنیات (جناب عامر حیات ہراج): جناب سپیکر! اس کے علاوہ کوئی اور کام نہیں ہو رہا اور جیسے ہی کوئی ہوتا ہے تو انشاء اللہ آپ کو بتا دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! کوئی کام نہیں ہو رہا۔ اگلا سوال نمبر 4880 باؤ اختر علی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 3296 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: محکمہ معدنیات کی آمدن و دیگر تفصیلات

*3296: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ معدنیات کو سال 13-2012 کے دوران کل کتنی آمدن کس کس مد میں ہوئی؟

(ب) ضلع جہلم میں کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

(ج) ضلع جہلم محکمہ معدنیات کو سال 11-2010 کے دوران کتنی رقم دی گئی ہے؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت و پٹرول پر خرچ ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کانکنی و معدنیات (جناب عامر حیات ہراج):

(الف) محکمہ معدنیات کو ضلع جہلم سے سال 13-2012 میں مختلف معدنیات کی مد میں جو آمدن ہوئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

ادنیٰ معدنیات (عام ریت، گریول، سینڈ سٹون) کی مد میں مبلغ -/2,17,29,526 روپے وصول ہوئے جبکہ اعلیٰ معدنیات کی الاٹ شدہ لیزوں میسرز پی ایم ڈی سی کی نمک کی کان، ICI کی لائم سٹون کوائری اور ڈنڈوت سیمنٹ فیکٹری کی جپسم اور کلے کی لیز سے 13-2012 میں -/5,78,18,585 روپے آمدن ہوئی جبکہ رائلٹی کنٹریکٹ ضلع جہلم اور ضلع چکوال (21-05-2012 تا 20-05-2013) بعوض مبلغ -/9,20,00,000 روپے میں اکٹھا عطا کیا گیا تھا۔ سمال سکیل مائننگ کے تحت ضلع جہلم میں اعلیٰ معدنیات کوئلہ، جپسم، بینٹو نائٹ، سینڈ سٹون، راک سالٹ وغیرہ کی لیزوں پر رائلٹی بذریعہ نیلام عام وصول کی جاتی ہے۔ ضلع جہلم اور ضلع چکوال کی معدنیات سے بذریعہ نیلام عام -/9,20,00,000 روپے کی آمدن ہوئی۔ ضلع جہلم میں ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں مبلغ -/1,03,12,661 روپے آمدن ہوئی۔

(ب) ضلع جہلم میں عام ریت، ریت / گریول، سینڈ سٹون، کوئلہ، جپسم، لائم سٹون، بینٹونائٹ، راک سالٹ، برائن، سلیقا سینڈ، آر جیلیش کلے، باک سائیٹ پائی جاتی ہیں۔

(ج) ضلع جہلم میں ڈائریکٹوریٹ کا کوئی دفتر نہ ہے تاہم کنٹرولنگ دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز، راولپنڈی ریجن ہے جس سے سال 11-2010 کے لئے -/67,20,000 روپے کا بجٹ دیا گیا۔ انسپکٹوریٹ آف مائنز کی طرف سے ضلع جہلم میں جونیئر انسپکٹر آف مائنز آفس کو سال 11-2010 کے دوران مبلغ -/19,95,500 روپے کا بجٹ دیا گیا۔

(د) ضلع جہلم میں ڈائریکٹوریٹ کا کوئی دفتر نہ ہے۔ تاہم کنٹرولنگ دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر مائنز اینڈ منرلز، راولپنڈی ریجن نے سال 11-2010 میں تنخواہوں کی مد میں مبلغ -/63,26,494 روپے اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں مبلغ -/1,88,981 روپے خرچ کئے۔ انسپکٹوریٹ کی طرف سے جونیئر انسپکٹر آف مائنز جہلم کے سرکاری ملازموں کی تنخواہوں کی مد میں مبلغ -/6,55,112 روپے اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں مبلغ -/89,774 روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) محکمہ معدنیات کے ریجنل آفس راولپنڈی نے سال 11-2010 میں مبلغ -/39,989 روپے سرکاری گاڑی کی مرمت پر خرچ کئے اور مبلغ -/2,99,676 روپے پٹرول کی مد میں خرچ ہوئے۔ انسپکٹوریٹ کی طرف سے جونیئر انسپکٹر آف مائنز جہلم دفتر کی سرکاری گاڑی کی مرمت پر مبلغ -/1,10,000 روپے جبکہ پٹرول کی مد میں مبلغ -/1,80,000 روپے خرچ ہوئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ریت نکالنے کے لئے ٹھیکیدار کو جو بلاک مخصوص کئے جاتے ہیں اس کا کیا طریق کار ہے اور کس طریقے سے ایریا مخصوص کیا جاتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کانکنی و معدنیات (جناب عامر حیات ہراج): جناب سپیکر! اگر کوئی بلاک خالی ہو تو اس کے لئے ہر ماہ ایک نیلامی ہوتی ہے جو کہ ہر ضلع میں اے ڈی سی صاحبان کرتے ہیں جس کی باقاعدہ تاریخ جاری ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، auction کے ذریعے الاٹ کی جاتی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: نہیں، جناب سپیکر! اس کو ٹھیکے پر دینے کے لئے نہیں بلکہ ٹھیکہ دینے کے بعد جب ریت نکالنے کا جو procedure ہوتا ہے تو کیا محکمہ اس کی نشاندہی کرتا ہے کہ آپ اس ایریا سے نکال سکتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! already اس کے بلاک بنے ہوتے ہیں اور وہ اس پر auction کرتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 5390 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہوئی ہے تو اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5650 جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے لیکن اس کا جواب نہیں آیا تو اسے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔

میاں طارق محمود: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 5678 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: ای ٹی او آفس کے سٹاف اور پراپرٹی ٹیکس سے متعلقہ تفصیلات

*5678: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے دفتر کی منظور شدہ کتنی اسامیاں ہیں اور اس وقت کتنی خالی ہیں؟

(ب) جو ملازم دفتر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) یہ ملازم کب سے یہاں پر تعینات ہیں کیا محکمہ ان کے کام سے مطمئن ہے اور اگر نہیں تو یہ عرصہ دراز سے یہاں کیوں ہیں؟

(د) ضلع گجرات میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں آمدن کی پچھلے پانچ سالوں کی تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) پراپرٹی ٹیکس ضلع گجرات کے کن شہری علاقوں میں وصول کیا جاتا ہے اور کس شرح سے یہ ٹیکس لیا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر):

(الف) منظور شدہ کل اسامیاں 56 ہیں اور اس وقت 20 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) جو ملازم دفتر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) عرصہ تعیناتی ہر ایک کے سامنے درج ہے محکمہ ان کے کام سے مطمئن ہے۔

(د) پچھلے پانچ سالوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	آمدن
2009-2010	77974546
2010-2011	81836029
2011-2012	91736026
2012-2013	102646321
2013-2014	126506760

(ہ) پراپرٹی ٹیکس مندرجہ ذیل شہری علاقوں سے وصول کیا جاتا ہے۔

گجرات	لالہ موسیٰ	کھاریاں	سرائے عالمگیر
جلالپور جٹاں	کڑیانوالہ	ٹانڈہ	کنجاہ
منگووال	شادیوال		

نیز ٹیکس گورنمنٹ کے نئے منظور شدہ ریٹ 20 فیصد شرح کے مطابق لگایا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے جز (ج) میں یہ پوچھا تھا کہ یہ ملازم کب سے یہاں پر تعینات ہیں، کیا محکمہ ان کے کام سے مطمئن ہے اور اگر نہیں تو یہ عرصہ دراز سے یہاں کیوں تعینات ہیں؟ جواب میں ہے کہ عرصہ تعیناتی ہر ایک کے سامنے درج ہے، محکمہ ان کے کام سے مطمئن ہے۔ انہوں نے جو عرصہ تعیناتی دیا ہوا ہے تو اس کے بارے میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ لوگ جو 14 سکیل میں ہیں، کے بارے میں جو لکھا گیا ہے کہ کچھ 2015 میں آئے ہیں، کچھ 1996 میں آئے ہیں، کچھ 2011 میں آئے ہیں اور کچھ 2012 میں آئے ہیں تو کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ بار بار اپنا tenure break کر کے واپس آ گئے ہیں یا ان پوسٹوں پر اب آئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): جناب سپیکر! اس میں بڑا واضح بتایا گیا ہے کہ فلاں تاریخ سے اس کی تعیناتی ہوئی ہے اور اگر break آ جاتی تو definite break کے بعد جب اس کی appointment ہوتی یا وہاں پر اس کو لگایا جاتا تو وہ date دی جاتی تو جس دن ان کی تعیناتی ہوئی ہے وہ detail کے ساتھ دی گئی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ فرض کیا کہ یہ شہر یار جو 2011-11-05 کو اور عارف علی 2001 سے یہاں پر تعینات ہیں، میرا مقصد ہے کہ کیا یہ لوگ اس تاریخ سے ہیں یا پہلے بھی انہی پوسٹوں پر رہے ہیں؟ میرا اصل مقصد یہ ہے کہ ضلع کی ایکسائز کی انکم جو ٹیکسوں کی مد میں وصول کرتے ہیں، حکومت نے ان پر چلنا ہے، انکم ٹیکس کی تین سال مدت ہے اور پھر اس کے بعد وہ ٹرانسفر ہو جاتا ہے، صوبائی حکومت ایکسائز میں دو مہینے گیا اور اپنا tenure break کیا اور واپس آ گیا تو میرا سوال ان سے یہ ہے کہ انہوں نے 14 سکیل کے لوگوں کے بارے میں جو تفصیل دی ہے تو اس کے متعلق یہ بتائیں کہ کیا یہ لوگ پہلے بھی انہی پوسٹوں پر رہے ہیں یا اب ان کی تعیناتی جو دی گئی ہے یہی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): جناب سپیکر! یہ ایک نیا سوال ہے کہ یہ اس سے پہلے بھی ان پوسٹوں پر رہے ہیں یا نہیں۔ جو سوال انہوں نے کیا ہے اس کا جواب تفصیل کے ساتھ دے دیا گیا ہے کہ فلاں تاریخ سے ان کی تعیناتی ہوئی ہے۔ اگر ان کا سوال یہ ہوتا کہ یہ break کر کے دوبارہ آئے ہیں یا اس سے پہلے بھی یہ ان پوسٹوں پر رہے ہیں تو ان کی تفصیل بتا دی جاتی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال تو اسی سے متعلقہ ہے اور میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ فرض کیا کہ ایک بندہ 2011 میں آیا، میں شہر یار کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ پہلے بھی اسی پوسٹ پر آیا، یہ تو بتا دیں اور یہ تو نیا سوال نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اس کی تفصیل آپ کے پاس ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ ایک نیا سوال ہے اور اگر یہ سوال پہلے کرتے تو اس کا جواب دے دیا جاتا لیکن یہ نیا سوال کریں تو انہیں جواب بتا دیا جائے گا کہ یہ اس سے پہلے بھی تعینات ہوئے یا نہیں اور وہ اس سے پہلے کتنا عرصہ تعینات رہے۔ یہ ان کا نیا سوال ہے اگر یہ کریں گے تو تفصیل بتا دی جائے گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر یہ بھی متعلقہ نہیں ہے تو پھر ضمنی سوال ہے کیا اور ضمنی سوال پوچھنے کا مقصد تو اس کے پیچھے کوئی ہے ناں۔ اگر ان کے پاس جواب نہیں ہے تو ٹھیک ہے میں بیٹھ جاتا ہوں لیکن جو کچھ میں نے پوچھا ہے ان کے بارے میں، فرض کیا یہ جو عارف علی ہے یہ 2001 میں یہاں پر آیا ہے اور میں یہ پوچھتا ہوں کہ 2001 سے لے کر آج تک یہ اس کے کام سے مطمئن ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ اس کو ٹرانسفر کیوں نہیں کیا گیا؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ بالکل نہیں کہتا بلکہ میں نے ان سے صرف یہ تفصیل پوچھی ہے وتاریخ انہوں نے دی ہے اور یہ کہتے ہیں کہ فرض کیا یہ جو شہریار ہے یہ 2011 میں آیا تو میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ 2011 میں آیا ہے یا پہلے بھی اس سیٹ پر رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ اس کی تفصیل اس وقت ان کے پاس نہیں ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ آپ کے سامنے ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ انہوں نے بتا دیا ہے اور پہلے والی تو تفصیل ان کے پاس نہیں ہے ناں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں جو پوچھنا چاہتا ہوں اس کا جواب نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، تمام سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع جہلم: معدنیات نکالنے کی تفصیلات

*1324: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جہلم سے اس وقت کون کون سی معدنیات کہاں کہاں سے نکالی جا رہی ہیں؟

(ب) مذکورہ معدنیات کو نکالنے کے لئے آخری بار کب لیز/ٹھیکہ جات کتنی مالیت میں دیئے گئے؟

(ج) مذکورہ ٹھیکہ جات حاصل کرنے والے افراد/فرموں کے ناموں اور پتا جات کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) ضلع جہلم سے اس وقت کوئلہ، نمک، جپسم، بینٹونائٹ، عام ریت، گریول اور سینڈ سٹون نکالا جا رہا ہے۔ کوئلہ ٹلہ جوگیاں کے قریب سے، نمک کھیوڑہ اور اس کے ارد گرد سے، جپسم کھیوڑہ کے آس پاس سے، بینٹونائٹ تحصیل سوہاوہ سے عام ریت دریائے جہلم اور پہاڑی

ندی نالوں سے، ریت گریول دریائے جہلم اور پہاڑی ندی نالوں سے، سینڈ سٹون فراش ترکی اور تحصیل پنڈ داد نخان سے نکالا جا رہا ہے۔

(ب،ج) ادنیٰ معدنیات (ریت، سینڈ سٹون، گریول) کی لیزیں برائے عام ریت و گریول عرصہ دو سال کے لئے اور سینڈ سٹون کی لیزیں عرصہ پانچ سال کے لئے بذریعہ نیلام عام الاٹ کی جاتی ہیں جن کی نیلامی تقریباً ہر مہینے ہوتی ہے۔ تمام پٹہ جات کے الاٹ ہونے کی تاریخ، میعاد، زرپٹہ کی تفصیل بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ریت نکالنے کے لئے ٹھیکیدار کو نشاندہی کرنے کی تفصیلات

*1331: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت ریت نکالنے کے ایک بلاک کے مخصوص ایریا کی نشاندہی ٹھیکیدار کو کیسے کرتی ہے؟

(ب) کیا حکومت لیز ہولڈر کو ایکڑ، نمبر زاور کوئی نقشہ بھی فراہم کرتی ہے؟

(ج) کیا حکومت لیز ہولڈر کو موقع پر جا کر بھی کوئی نشاندہی کرتی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) معدنیات کے بلاکس سروے آف پاکستان کے نقشہ جات سے تیار کئے جاتے ہیں جن کی نشاندہی GPS کے ذریعے کی جاتی ہے۔

(ب) معدنیات کے پٹہ جات محکمہ مال کے ریکارڈ سے تیار نہ کئے جاتے ہیں بلکہ معدنیات کے پٹہ جات کے بلاکس سروے آف پاکستان کے نقشہ جات سے تیار کئے جاتے ہیں اور پٹہ کا نقشہ باقاعدہ طور پر ٹھیکیدار/پٹہ دار کو دیا جاتا ہے۔

(ج) لیز ہولڈر جب بھی موقع کی نشاندہی کے لئے درخواست دیتا ہے تو اسے موقع پر نشاندہی کر دی جاتی ہے۔

پنجاب میں نمک و کوئلہ نکالے جانے کی تفصیلات

*1700: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی کے مختلف مقامات سے نمک و کوئلہ نکالا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے ان اضلاع میں پرائیویٹ سیکٹر میں بھی نمک و کوئلہ نکالنے کے پٹہ جات دیئے ہیں اگر ہاں تو وہ کتنے ہیں۔پٹہ داروں کے نام اور پتا جات کیا ہیں اور یہ کب سے دیئے گئے ہیں اور ان سے حکومت کو2012-13 میں کتنی آمدن ہوئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب کے اضلاع جہلم، چکوال، خوشاب، میانوالی کے مختلف مقامات سے نمک و کوئلہ کی نکاسی کی جارہی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ان اضلاع میں پرائیویٹ سیکٹر میں نمک و کوئلہ نکالنے کے پٹہ جات دیئے گئے ہیں۔ جن کی تعداد درج ذیل ہے جبکہ پٹہ داران کے نام و پتا کی تفصیل بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے:

ضلع	نمک کے پٹہ جات	کوئلہ کے پٹہ جات
جہلم	02	26
چکوال	10	229
خوشاب	08	69
میانوالی	_	26
ٹوٹل	20	350

سمال سکیل مائننگ کے تحت الاٹ شدہ پٹہ جات مثلاً نمک، کوئلہ، جپسم، سلیکا سینڈ، فائر کلے وغیرہ کی رائلٹی ہر ضلع میں بذریعہ نیلام عام ٹھیکہ پر دی جاتی ہے۔ جبکہ چکوال، جہلم کے لئے رائلٹی ایک گروپ کی صورت میں نیلام کی گئی ہے۔ نمک اور کوئلہ کی رائلٹی الگ نیلام نہ کی جاتی ہے۔ درج بالا اضلاع کی آمدن سال 2012-13 کی درج ذیل ہے:

ضلع	آمدن
چکوال، جہلم	11,09,96,705/-روپے
خوشاب	5,57,87,986/-روپے
میانوالی	7,47,05,872/-روپے
ٹوٹل	24,14,90,563/-روپے

چنیوٹ سے نکلنے والی معدنیات اور سٹیل ملز کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*2179: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) چنیوٹ ضلع سے برآمد ہونے والے لوہا، تانبا اور سونے کے ذخائر کا تخمینہ کتنا ہے؟

(ب) حکومت پنجاب نے چنیوٹ سے لوہا، تانبا اور سونا نکالنے نیز سٹیل ملز قائم کرنے کے لئے جو ٹینڈر کال کیا تھا اس پر کسی کمپنی نے کال ڈیپازٹ جمع کروائی، کتنی کمپنیوں نے ٹینڈر میں حصہ لیا اور کس کمپنی کو ٹینڈر الاٹ ہوا؟

(ج) میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے دورہ چین میں چنیوٹ سے لوہا نکالنے کا جو معاہدہ طے پایا ہے اس سے ایوان کو آگاہ کیا جائے، اس معاہدہ پر کب تک کام شروع کیا جائے گا؟

(د) کیا چنیوٹ میں سٹیل ملز قائم کرنے کے لئے فزیبلٹی رپورٹ تیار کر لی گئی ہے اگر تاحال تیار نہیں ہوئی تو اس میں کیا رکاوٹ ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) ابتدائی تخمینہ مرتب کردہ با سال 2000 چنیوٹ میں خام لوہے کے ذخائر تقریباً 110 ملین ٹن اور راجوعہ میں اندازاً 500 ملین ٹن ہیں۔ بین الاقوامی مروجہ معیار کے مطابق یہ تخمینہ جات کا تاحال تعین ہونا باقی ہے۔ جس کے لئے مزید ارضیاتی و جیوفزیکل اور ڈرلنگ درکار ہے۔ تاہم تانبے یا سونے کے ذخائر کی موجودگی کے متعلق بھی مزید مذکورہ سائنسی طریقوں سے تصدیق ہونا باقی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے چنیوٹ سے لوہا، تانبا اور سونا نکالنے نیز سٹیل ملز قائم کرنے کے لئے کوئی ٹینڈر کال نہیں کیا ہے۔ البتہ حکومت پنجاب کی طرف سے ملکی و غیر ملکی اخبارات میں شائع کردہ اشتہارات برائے طلبی درخواست ہائے pre-qualification document از بین الاقوامی کمپنیوں کے لئے آخری تاریخ مورخہ 30۔نومبر 2013 تھی۔ اس سلسلہ میں 12 کنسورشیم، بشمول 33 کمپنیاں جو کہ 11 ممالک کی نمائندگی کرتی ہیں کی درخواست ہائے موصول ہوئی ہیں۔ پہلے مرحلے میں ان کی موزونیت اور تجربہ کو پرکھا جارہا ہے لہٰذا معیار پر پوری اترنے والی بین الاقوامی کمپنیوں سے بڈ تجاویز کی درخواست کی جائے گی۔

(ج) دفتر ہذا، محکمہ معدنیات حکومت پنجاب کے ریکارڈ کے مطابق ایسا کوئی معاہدہ طے نہ پایا ہے بلکہ مذکورہ بالا شفاف طریق کار کے مطابق پراجیکٹ پر کام شروع ہونا ہے۔

(د) مذکورہ بالا مروجہ طریق کار کے مطابق بین الاقوامی معیار کی تجربہ کار کمپنی کو پہلے مرحلہ میں معدنیات (لوہا اور منسلکہ دھاتی معدنیات) کے ٹھوس تخمینہ جات کا کام / پراجیکٹ سونپا جاتا

ہے۔ جس کے بعد مائننگ فزیبلٹی پر کام ہو گا۔ اس پراجیکٹ کے لئے حکومت پنجاب نے "پنجاب منرل کمپنی" تشکیل دی ہوئی ہے۔ جو اس پراجیکٹ کے لئے بین الاقوامی کمپنی کے انتخاب کے لئے روبہ عمل ہے۔

لاہور: صوبائی دارالحکومت میں لاگو پراپرٹی ٹیکس کی تفصیلات

*1808: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں پراپرٹی ٹیکس کون کون سی پراپرٹی پر لاگو ہے؟

(ب) رہائشی علاقوں میں مکانات کی کتنی کیٹیگریز ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) لاہور میں مکانات کی (اے) کیٹیگری کن علاقوں میں واقع ہے؟

(د) صوبائی دارالحکومت میں (اے) کیٹیگری کے پانچ مرلہ تک کتنے رہائشی مکانات ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) پراپرٹی ٹیکس ہر قسم کی رہائشی، کمرشل جائیداد پر لاگو ہوتا ہے تاہم مندرجہ ذیل ادارے / اشخاص پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں:

1) وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کی جائیدادیں۔

2) رفاہی ادارے مثلاً مسجد، چرچ وغیرہ۔

3) معذور افراد، بیوہ، نابالغ، یتیم بچے کو سالانہ -/12,150 روپے تک ٹیکس۔

4) ریٹائرڈ سرکاری ملازم کا ذاتی رہائشی گھر ایک کنال رقبہ تک۔

5) ایک سے لے کر پانچ مرلے تک کا رہائشی مکان ماسوائے کیٹیگری (اے)۔

(ب) صوبائی دارالحکومت میں مکانات کی پانچ کیٹیگری (اے) تا (ای) تک ہیں۔

(ج) صوبائی دارالحکومت میں ریس کورس، لارنس روڈ، جی او آر، کوئینز روڈ، مال روڈ، وکٹوریہ پارک، بیڈن روڈ، زمان پارک، سندرداس روڈ، ایجرٹن روڈ، کشمیر روڈ، میکلوڈ روڈ، اپر مال سکیم، اپر مال، سکندر روڈ، آنند روڈ، ظفر علی روڈ، خضر روڈ، وزیر علی روڈ، عزیز ایونیو، کینال بنک روڈ، سکارچ روڈ کارنر، گلبرگ، جیل روڈ، شادمان، شاہ جمال، گارڈن ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن میں واقع مکانات (اے) کیٹیگری میں واقع ہیں۔

(د) صوبائی دارالحکومت میں (اے) کیٹیگری کے پانچ مرلہ تک کے 2194 مکانات ہیں تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع راجن پور میں موٹر رجسٹریشن برانچ کے دفاتر اور
ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*4556: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں موٹر رجسٹریشن برانچ کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان دفاتر کو سال 2011-12 اور 2013-14 میں کتنی آمدن موصول ہوئی، سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ان دفاتر میں اس وقت کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں، کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع راجن پور میں موٹر رجسٹریشن برانچ کا ایک ہی دفتر ہے وہ ضلعی ہیڈ کوارٹر راجن پور میں واقع ہے۔

(ب) اس دفتر کی سال 2011-12، 2012-13 اور 2013-14 کی آمدن (موٹر ٹیکس) کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سال 2011-12 کی آمدن	-/9,688,354 روپے
سال 2012-13 کی آمدن	-/8,789,035 روپے
سال 2013-14 کی آمدن	-/9,380,168 روپے

نوٹ: ضلع راجن پور کے سال 2011-12، 2012-13 اور 2013-14 کی تمام ہیڈ وار تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) دفتر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن راجن پور میں درج ذیل خالی اسامیاں ہیں۔

ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر	جونیئر کلرک	ڈرائیور	کانسٹیبل
2	2	1	4

انسپکٹر ایکسائز کی بھرتی کا عمل PPSC کے ذریعے مکمل ہو چکا ہے جبکہ دیگر خالی اسامیوں پر فی الحال پابندی کی وجہ سے بھرتی نہ ہوئی ہے لہٰذا جیسے ہی حکومت کی طرف سے احکامات ملتے ہیں تو بھرتی کا آغاز کر دیا جائے گا۔

ریت نکالنے کا ٹھیکہ و مالکان اراضی کو رائلٹی ادا کرنے کی تفصیلات

*1333: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت ندی نالوں اور دریا سے ریت نکالنے کے لئے جن بلاکس کو نیلام کرتی ہے وہ لوگوں کی ذاتی زمینوں پر مشتمل ہوتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن مالکان کی اراضی سے ریت نکالنے کا ٹھیکہ حکومت نیلام کرتی ہے وہ مالکان اراضی رائلٹی کے حق دار ہوتے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو مالکان اراضی کو رائلٹی کس حساب سے دی جاتی ہے اور کیا رائلٹی حکومت ادا کرتی ہے یا لیز ہولڈر دیتا ہے؟

(د) مالک اراضی کو رائلٹی کے لئے کس قاعدہ قانون کا سہارا لینا پڑتا ہے؟

(ہ) اگر ٹھیکیدار رائلٹی ادا کرنے سے انکاری ہو تو کس اتھارٹی کو اپیل کی جاتی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت ندی نالوں اور دریا سے ریت نکالنے کے لئے جن بلاکس کو نیلام کرتی ہے وہ زیادہ تر لوگوں کی ذاتی زمینوں پر مشتمل ہوتے ہیں کیونکہ لینڈ ریونیو ایکٹ 1967 کی شق 49 کے تحت تمام معدنیات خواہ وہ سرکاری زمینوں میں ہو یا نجی اراضی میں، حکومت کی ملکیت ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ جن مالکان کی اراضی سے ریت نکالنے کا ٹھیکہ حکومت نیلام کرتی ہے وہ مالکان اراضی رائلٹی کے حقدار ہوتے ہیں البتہ مالکانہ لینے کے حق دار ہوتے ہیں۔

(ج) مالکان اراضی ریت کی وصولی کے شیڈول ریٹ کا نصف تک وصول کر سکتے ہیں۔ یہ وصولی مالکان اراضی اور پٹہ دار کے درمیان باہمی رضامندی سے کی جاتی ہے۔

(د) مالک اراضی اپنا مالکانہ وصول کرنے کے لئے پنجاب معدنی مراعاتی قوانین 2002 کی شق نمبر 208 کے تحت محکمہ سے رجوع کر سکتا ہے۔

(ہ) اگر ٹھیکیدار مالک اراضی کو مالکانہ دینے سے انکاری ہو تو مالک اراضی پنجاب معدنی مراعاتی قوانین 2002 کی شق نمبر 208 کے تحت ڈائریکٹر لائسنسنگ ادنیٰ معدنیات کو درخواست دے سکتا ہے۔ ڈائریکٹر لائسنسنگ کے فیصلہ کے خلاف اپیل ڈائریکٹر جنرل معدنیات کے پاس دائر کی جا سکتی ہے۔

لاہور: شادی ہالوں پر ٹیکس کی تفصیلات

*3481: ڈاکٹر نوشین حامد: کیاوزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے شادی ہالوں پر ٹیکس لگادیا ہے نیز حکومت نے مذکورہ ٹیکس فی پروگرام شادی پر لگایا ہے یا سالانہ، وضاحت بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شادی ہالوں کے مالکان مذکورہ ٹیکس شادی پروگرام بکنگ کروانے والوں سے وصول کرتے ہیں؟

(ج) مذکورہ ٹیکس شادی ہالوں کے مالکان حکومت کو کیسے ادا کرتے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جہاں تک محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن حکومت پنجاب کا تعلق ہے شادی ہالوں پر کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا تاہم قانون کے مطابق شادی ہالوں کے مالکان سے پراپرٹی ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔

(ب) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن شادی پروگرام بکنگ کروانے والوں سے یا شادی ہالوں کے مالکان سے ایسا کوئی ٹیکس وصول نہیں کرتے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ محکمہ شادی ہالوں کے مالکان سے ایسا کوئی ٹیکس وصول نہیں کرتا البتہ پراپرٹی ٹیکس متعلقہ تشخیصی فارمولا اور پروفیشنل ٹیکس مروجہ شیڈول کے مطابق وصول کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں مائنز کی دریافت ودیگر تفصیلات

*1762: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر کانکنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران صوبہ میں کون کون سی معدنیات کہاں کہاں پر دریافت کیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران ان معدنیات کے دریافت کرنے پر کل کتنے اخراجات آئے، سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) صوبہ کے کون کون سے اضلاع میں کون کون سی معدنیات نکالی جارہی ہیں ان سے حکومت کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنی آمدن ہوئی، سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) کوئی نئی دریافت نہ ہوئی ہے۔

(ب) کوئی اخراجات نہیں کیے گئے ہیں۔

(ج) صوبہ پنجاب میں تقریباً 22 معدنیات نکالی جا رہی ہیں۔ مختلف مقامات سے نکالی جانے والی معدنیات کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور پچھلے پانچ سالوں کے دوران آمدنی کی تفصیل سال وار مندرجہ ذیل ہے:

سال	آمدن
2008-09	1,06,50,32,998/- روپے
2009-10	1,56,67,64,990/- روپے
2010-11	1,61,12,25,814/- روپے
2011-12	1,91,54,67,216/- روپے
2012-13	2,05,77,66,349/- روپے

مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن پنجاب کی گزشتہ پانچ سالہ آمدنی

سال	آمدن
2008-09	28,17,33,986/- روپے
2009-10	32,85,18,671/- روپے
2010-11	27,89,89,855/- روپے
2011-12	27,02,48,614/- روپے
2012-13	27,72,93,084/- روپے

لاہور: ہوٹلز سے ٹیکس وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*3749: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کل کتنے ہوٹلز ہیں، ان میں سے کتنے رجسٹرڈ اور کتنے غیر رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) ان ہوٹلز سے 13-2012 اور 14-2013 میں کتنا کتنا ٹیکس کس کس شرح سے سال وار وصول کیا گیا؟

(ج) ان ہوٹلز سے ٹیکس مطلوبہ شرح سے کم وصول کرنے پر محکمہ ایکسائز کے متعلقہ اہلکاران و افسران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی؟

(د) 13-2012 اور 14-2013 کے دوران ان ہوٹلز پر محکمہ ایکسائز کے کون کون سے اہلکاران و افسران تعینات تھے ان کے نام و عہدہ نیز ان کی تعیناتی کی مدت سے بھی آگاہ کریں؟

وزیرآبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) لاہور میں اس وقت 325ہوٹلز ہیں اور تمام رجسٹرڈ ہیں۔

(ب) دوران سال13-2012مبلغ -/26,09,61,201روپے اور 14-2013(مارچ2014 تک)مبلغ -/21,41,21,667روپے ٹیکس وصول کیا گیا۔ان ہوٹلز سے مقرر کردہ حکومتی شرح8فیصد کے حساب سے ہوٹل ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔

(ج) ان ہوٹلز سے مقرر کردہ حکومتی شرح8فیصد کے حساب سے ہوٹل ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ تاہم عبدالغفار بھٹہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر ہوٹل ٹیکس برانچ کے خلاف ان کی عدم توجہی، ہوٹلوں کے کمرہ جات کی تعداد کو کم ظاہر کرنے اور خزانے کو نقصان پہنچانے پر PEEDA Act 2006 کے تحت کارروائی کی گئی اور اس کا کیس ذاتی شنوائی کے لئے مجاز اتھارٹی کے پاس ہے۔

(د) دوران سال13-2012فرخ شیر گوندل اور امجد محمود وڑائچ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز جبکہ قاری غلام رسول اور نیاز سبحانی اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز تعینات تھے۔ چودھری شکیل احمد گجر، میاں کفایت علی، میاں محمد یونس، نوازش علی، خواجہ محمد علی، حارث بٹ، محمد فاروق، امجد بھٹی، عبدالغفار بھٹہ، فخر ریاض واہگہ، شیخ شہزاد، شہزاد خان، ملک ضیاء الحق اور امان اللہ انسپکٹران تعینات تھے۔

دوران سال14-2013افتخار احمد بھلی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، شیخ نعیم قادر اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر تعینات ہیں۔ تفصیل تعیناتی ستمبر2013تاحال درج ذیل ہے:

افتخار احمد بھلی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	20-جولائی2013تا10-اپریل2014
حبیب اللہ چھٹہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	7-اپریل2014تاحال تعینات
شیخ نعیم قادر اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	ستمبر2013تاحال
چودھری شکیل احمد گجر، انسپکٹر	نومبر2013تاحال
میاں کفایت علی انسپکٹر	دسمبر2009تاحال
میاں محمد یونس انسپکٹر	ستمبر2013تاحال
امان اللہ انسپکٹر	ستمبر2013تاحال
خواجہ محمد علی انسپکٹر	ستمبر2013تاحال
محمد فاروق انسپکٹر	اگست2012تاحال
عبدالغفار بھٹہ	ستمبر2013تا18-فروری2014
فخر ریاض واہگہ انسپکٹر	جنوری2013تاحال

محکمہ مائنز اینڈ منرل کے تحت ہسپتالوں میں کام کرنے والے ڈاکٹرز کی تعداد ودیگر تفصیلات

*1763: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیاوزیر کانکنی ومعدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ مائنز اینڈ منرلز کے ہسپتالوں میں کتنے ڈاکٹر وپیرامیڈیکل سٹاف کام کررہاہے؟

(ب) ان ہسپتالوں کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنا کتنا فنڈز کس کس مد کے لئے فراہم کیا گیا، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران ان ہسپتالوں کی توسیع کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے؟

(د) محکمہ کے ملازمین کو ان ہسپتالوں میں کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) محکمہ مائنز اینڈ منرلز میں حکومت کی طرف سے ہسپتالوں میں درج ذیل ڈاکٹر وپیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیاں منظور شدہ ہیں:

نمبر شمار	نام ہسپتال	اسامیاں ڈاکٹرز	تعینات ڈاکٹرز	اسامیاں پیرامیڈیکل سٹاف	تعینات پیرامیڈیکل سٹاف
1	مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، چوآسیدن شاہ	09	03	19	17
2	مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، خوشاب	06	02	13	09
3	مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، ڈنڈوت	01	01	05	05

(ب) محکمہ مائنز اینڈ منرلز کے ہسپتالوں کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران فراہم کئے گئے فنڈز کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے:-

1۔مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، چوآسیدن شاہ۔

مد فراہمی فنڈز	2008-09	2009-10	2010-11	2011-12	2012-13
ملازمین کی تنخواہیں وغیرہ	69,62,000	85,09,400	82,47,000	90,36,140	1,21,65,000
عملیاتی اخراجات	6,62,440	5,39,759	5,66,995	7,98,322	4,56,673
ادویات	11,20,060	9,39,241	11,89,005	14,47,680	15,00,527
خریداری پائیداراشیاء	0	70,000	0	0	2,12,000
مرمتی پائیداراشیاء	1,65,500	1,10,000	1,50,000	1,71,000	1,02,000
کل	89,10,000	1,01,68,400	1,01,53,000	1,14,53,142	1,44,36,200

2۔مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، خوشاب

مد فراہمی فنڈز	2008-09	2009-10	2010-11	2011-12	2012-13
ملازمین کی تنخواہیں وغیرہ	54,02,000	69,53,000	67,97,000	85,86,000	96,19,000
عملیاتی اخراجات	7,91,005	8,05,207	7,57,081	11,95,912	6,87,125
ادویات	10,41,995	8,81,793	10,93,919	12,41,088	13,34,875
خریداری پائیداراشیاء	0	37,37,000	24,95,000	0	50,00,000

مرمتی پائیدار اشیاء	1,80,000	1,00,000	1,11,000	65,000	22,000
کل	74,15,000	1,24,77,000	1,12,54,000	1,10,88,000	1,66,63,000

3-مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، ڈنڈوت

مد فراہمی فنڈز	2008-09	2009-10	2010-11	2011-12	2012-13
ملازمین کی تنخواہیں وغیرہ	14,11,000	13,73,000	16,54,000	20,80,000	26,63,000
عملیاتی اخراجات	95,416	2,98,514	2,80,478	3,98,461	2,70,716
ادویات	2,26,084	3,49,486	5,52,522	6,36,539	6,00,284
مرمتی پائیدار اشیاء	1,93,500	41,000	51,000	47,000	54,000
کل	19,26,000	20,62,000	25,38,000	31,62,000	35,88,000

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران ان ہسپتالوں کی توسیع کے لئے کسی قسم کے فنڈز مختص نہیں کئے گئے تاہم دس بیڈز کا ایک نیا مائنز لیبر ویلفیئر ہسپتال، چک نمبر 119 جنوبی سرگودھا میں قائم کیا جا رہا ہے۔

(د) محکمہ کے ملازمین کا ان ہسپتالوں سے سہولیات حاصل کرنے کا کوئی حق نہ ہے۔ ان ہسپتالوں میں صرف کانکنان اور ان کے اہل خانہ سہولیات حاصل کر سکتے ہیں۔

گوجرانوالہ: پراپرٹی ٹیکس کی ویلیو سے متعلقہ تفصیلات

*4633: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب کے ویلیوایشن ٹیبل 2001 کے تحت گوجرانوالہ شہر کے کون کون سے علاقے کس کیٹیگری میں آتے ہیں؟

(ب) گوجرانوالہ میں پراپرٹی ٹیکس کون کون سی پراپرٹی پر لاگو ہے اور کون کون سی پراپرٹی مستثنیٰ ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ وہ پراپرٹی جس کا رقبہ پانچ مرلہ یا اس سے کم ہو پر پراپرٹی ٹیکس کا اطلاق نہیں ہوتا نیز اگر کسی پراپرٹی کا رقبہ پانچ مرلہ سے زائد ہو اور مالکان بھی ایک سے زائد ہوں تو کیا قواعد کی رو سے وہ پراپرٹی بھی پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ ہوگی، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ویلیوایشن ٹیبل 2001 کے تحت گوجرانوالہ شہر کے علاقہ جات کی تفصیل کیٹیگری جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اندرون ریٹنگ ایریا گوجرانوالہ تمام غیر منقولہ جائیداد (پراپرٹی) پر ٹیکس لاگو ہے جس میں رہائشی، کمرشل اور انڈسٹریل جائیداد ہائے شامل ہیں۔ البتہ تمام گورنمنٹ محکمہ جات ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔ پانچ مرلہ تک کے رہائشی مکان اور ایسی کمرشل پراپرٹی جس کی سالانہ تشخیص -/1200 روپے تک ہو کو بھی معافی ہے۔ نیز بیوہ، معذور، نابالغ، سرکاری ریٹائرڈ ملازم (ایک کنال کا گھر جس میں ذاتی رہائش ہو) مذہبی و فلاحی کام کرنے والے ادارے کو بھی معافی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ پانچ مرلے تک کے رہائشی مکان بمطابق فنانس ایکٹ 05-2004 پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔ ایسی پراپرٹی جس کا رقبہ پانچ مرلہ سے زائد ہے اور وہ سنگل یونٹ ہے تقسیم شدہ نہ ہے اس کے مالکان ایک سے زائد بھی ہوں تو وہ پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ نہ ہے۔

صوبہ میں کوئلہ کی کانوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2969: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر کانکنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کوئلہ کی کتنی کانیں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا حکومت پنجاب کوئلہ سے بجلی پیدا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کان کو ٹھیکہ پر دینے کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) پنجاب میں معدنی کوئلہ کے ذخائر جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی کے اضلاع میں پائے جاتے ہیں اور ان اضلاع میں 356 پٹہ جات عطا شدہ ہیں۔ ان پٹہ جات میں پٹہ داران نے کوئلہ کی 2788 مائنیں لگائی ہوئی ہیں۔

(ب) جی ہاں، حکومت پنجاب کوئلے سے بجلی پیدا کرنے کے منصوبے پر سنجیدگی سے عمل پیرا ہے اور اس سلسلے میں پنجاب میں کوئلے کے ذخائر کا تخمینہ بھی آسٹریلین فرم میسرز سنوڈن کی مدد سے حال ہی میں مکمل کیا گیا ہے۔ جن کی رپورٹ کے مطابق جہلم، چکوال، خوشاب اور میانوالی کے اضلاع میں کوئلہ کا تخمینہ 596.92 ملین ٹن ہے۔

(ج) پنجاب معدنی مراعاتی قوانین مجریہ 2002 کے تحت پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر معدن کی تلاش کے لائسنس گرانٹ کئے جاتے ہیں پھر یہ لائسنس کارکردگی کی بنیاد پر طویل المیعاد

پٹہ جات میں تبدیل کر دیئے جاتے ہیں تاہم ایسے رقبہ جات جن میں معدن ثابت ہو ان کو بذریعہ نیلام عام عطا کئے جاتے ہیں۔

باغبانپورہ میں واقع پراپرٹی ٹیکس کے دفتر سے متعلقہ تفصیلات

*4880: باؤ اختر علی: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پراپرٹی ٹیکس کے دفاتر واقع جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور کو علی پلازہ ایمپریس روڈ لاہور منتقل کر دیا گیا ہے، اگر ہاں تو اس کی کیا وجوہات ہیں نیز کس کے حکم سے یہ عمل کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ باغبانپورہ کے دفتر کا ماہانہ کرایہ کم تھا جبکہ علی پلازہ کا ماہانہ کرایہ زیادہ ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ باغبانپورہ کے دفتر میں علاقہ کے عوام کو آنے جانے میں بہت سہولت تھی جبکہ موجودہ جگہ پراپرٹی ٹیکس کے علاقہ سے دور اور وہاں عوام اور ٹیکس کے ملازمین کو آنے جانے میں بہت دشواری پیش آرہی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ دفتر کو عوام کی سہولت کی خاطر واپس باغبانپورہ لانے کے لئے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جی ہاں! پراپرٹی ٹیکس کے دفاتر واقع جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور کو علی پلازہ ایمپریس روڈ لاہور بحکم مجاز اتھارٹی منتقل کیا گیا ہے کیونکہ جی ٹی روڈ باغبانپورہ کی عمارت میں پہلے زون نمبر 1 اور 2 کے دفاتر تھے وہ عمارت دفتر کے استعمال کے لئے بالکل غیر مناسب تھی اس کا کل رقبہ 10 مرلے تھا اور جس کا سیکنڈ اور تھرڈ فلور کرایہ پر حاصل کیا گیا تھا۔ یہاں سیوریج کا کوئی مناسب انتظام نہ تھا جس کی وجہ سے اکثر گندہ اور بدبو دار پانی کھڑا رہتا تھا۔ جس سے اہلکار، ٹیکس گزار اور عوام الناس جو اپنے کام کی غرض سے یہاں آتے تھے، وہ اس سے شدید متاثر ہوتے تھے، مزید یہ کہ ٹیکس گزاروں کے بیٹھنے کے لئے بھی کوئی مناسب جگہ نہ تھی جبکہ اس کے مقابلے میں موجودہ دفتر واقع 23 ایمپریس روڈ ایک اچھی اور صاف ستھری locality میں واقع ہے جس سے ریجن اے لاہور سے متعلقہ علاقہ جات کے ٹیکس گزار مستفید ہو رہے ہیں، اس کا کل

رقبہ 22000 مربع فٹ ہے، یہاں سٹاف اور ٹیکس گزاروں کے لئے کھلی، کشادہ اور ہوادار جگہ موجود ہے اسے باقاعدہ ایک کمپلیکس بنایا گیا ہے کیونکہ یہ ایک multi purpose عمارت ہے جس میں بیک وقت ریجن اے لاہور کے 6 زون (زون نمبر 1، زون نمبر 2، زون نمبر 3، زون نمبر 4، زون نمبر 12، زون نمبر 13)، پروفیشنل ٹیکس کے افسران ودیگر عملہ اور لوگوں کی سہولت کے لئے موٹر رجسٹریشن اتھارٹی کا ایک نیا دفتر بھی اسی بلڈنگ میں کھولا گیا ہے لہٰذا تمام افسران اور عملہ کا ایک ہی آفس میں موجود ہونے سے ٹیکس گزاروں کے ایک ہی بلڈنگ میں سارے کام ہو جاتے ہیں اور انہیں مختلف دفاتر میں نہیں جانا پڑتا مذکورہ عمارت لاہور کی central place پر واقع ہونے کی وجہ سے یہاں پبلک کی رسائی نہایت آسان ہے۔ لوگوں کی سہولت کے لئے اس عمارت میں لفٹ بھی موجود ہے اور پارکنگ کی بھی مناسب جگہ ہے۔ مزید برآں موٹر رجسٹریشن برانچ علی کمپلیکس میں جنریٹر کی سہولت بھی موجود ہے۔ چونکہ پراپرٹی ٹیکس کا نظام کمپیوٹرائز کیا جا رہا ہے اور networking بھی کی جا رہی ہے جس کے لئے موجودہ عمارت نہایت مناسب اور موزوں ہے۔ یہ عمارت مفاد عامہ، ٹیکس گزاروں کی سہولت اور سکیورٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے مجاز اتھارٹی کی اجازت سے حاصل کی گئی ہے اس کے اردگرد دیگر اہم عمارتیں اور دفاتر بھی واقع ہیں، اس کا کرایہ بہت مناسب ہے کیونکہ اس علاقہ میں کرایہ کی شرح -/64 روپے تا -/75 روپے ماہانہ فی مربع فٹ ہے جبکہ یہ دفتر 25 روپے فی مربع فٹ کرایہ کی شرح سے حاصل کیا گیا ہے۔

(ب) چونکہ جی ٹی روڈ کی عمارت میں واقع دفتر میں صرف دو زون تھے اور اس کا رقبہ صرف 2250 مربع فٹ تھا اور عمارت بھی پرانی تھی لہٰذا اس کا کرایہ بھی کم تھا چونکہ علی کمپلیکس میں باغبانپورہ دفتر کی منتقلی کے علاوہ اور بھی زون، پروفیشنل ٹیکس اور موٹر رجسٹریشن اتھارٹی کے دفاتر منتقل ہو گئے ہیں اور یہ بلڈنگ بڑی کشادہ بھی ہے لہٰذا اس وجہ سے اس کا کرایہ زیادہ ہے۔ کیونکہ اس علاقہ میں کرایہ کی شرح -/64 تا -/75 روپے ماہانہ فی مربع فٹ ہے جبکہ یہ دفتر 25 روپے فی مربع فٹ کرایہ کی شرح سے حاصل کیا گیا ہے۔

(ج) صرف چند علاقہ جات جو کہ صرف زون نمبر 1 اور 2 سے متعلقہ تھے سابقہ دفتر کی عمارت ان کو نزدیک پڑتی تھی تاہم مذکورہ دونوں زونز کے دوسرے علاقہ جات اور ریجن اے لاہور سے متعلقہ دیگر 4 زونز کے ٹیکس گزاروں بشمول پراپرٹی ٹیکس، پروفیشنل ٹیکس اور موٹر رجسٹریشن

سے متعلقہ عوام الناس اور ٹیکس کے ملازمین کو آنے جانے میں کوئی دشواری پیش نہیں آرہی بلکہ یہاں زیادہ اور اچھی ٹرانسپورٹ اور پارکنگ کی سہولت اور عوام الناس اور ملازمین کے بیٹھنے کے لئے کشادہ اور ہوادار جگہ بھی میسر ہے۔

(د) چونکہ موجودہ بلڈنگ عوام الناس اور ملازمین کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے حاصل کی گئی ہے اور یہ ہر لحاظ سے سابقہ دفتر کی عمارت سے بہت بہتر ہے لہٰذا دوبارہ پہلی عمارت میں دفتر واپس لے جانے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ایک میٹنگ میں مصروف تھا اور میرا سوال تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! میں اس کا ذمہ دار نہیں ہوں اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ تحریک استحقاق کوئی نہ ہے اس لئے تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شاہ صاحب!

ضلع پاکپتن میں درجہ چہارم کی اسامیوں کا تمام ضلعی نمائندوں کو برابر حصہ دینے کا مطالبہ

جناب احمد شاہ کھگہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں آپ کی تھوڑی سی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میرا تعلق ضلع پاکپتن سے ہے جہاں پر ماشاء اللہ پچھلے دنوں حکومتی پارٹی کی طرف سے بہت سے اساتذہ بھرتی کئے گئے اور میرٹ پر کئے گئے ہیں۔ میرے حلقہ میں تقریباً دو اڑھائی لاکھ آدمی بستے ہیں جن کی پریشانی کے عالم کے متعلق آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اب درجہ چہارم کی میرے ضلع پاکپتن میں تقریباً 382 سیٹیں آئی ہیں جو وہاں کے (ن) لیگ کے تمام ایم این ایز اور ایم پی ایز کی سفارش پر رکھے جا رہے ہیں۔ میرے حلقہ میں تقریباً دو اڑھائی لاکھ آدمی بستے ہیں جو کہ ذہنی پریشانی کا شکار ہیں کہ ہم ووٹ تو ڈالتے ہیں پنجاب میں اور ملازمتوں کی درخواستیں لے کر جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ آپ کسی اور صوبے میں چلے جائیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ تمام ایم پی ایز اور ایم این ایز کو برابر کی سطح پر حصہ دیا جارہا ہے تو میرے حلقے کا بھی حق بنتا ہے کہ انہیں بھی ملازمتوں میں حصہ دیا جائے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ وزیر صحت اور وزیر تعلیم کی توجہ دلائی جائے کہ میرے حلقے کے ووٹروں کا بھی اتنا ہی حق ہے اور وہ زیادہ دعائیں دیں گے۔ ہم بے شک حکومت میں نہیں ہیں لیکن ہم ان سے جیت کر آئے ہیں لہٰذا ہمارا استحقاق بھی بنتا ہے۔ اگر دوسروں کو دیا جارہا ہے تو ہمیں بھی برابر حصہ دیا جائے اور آپ شفقت فرما کر ذرا ان کے ذمے لگائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ آجاتے ہیں تو میں انہیں کہہ دیتا ہوں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: دونوں وزراء صاحبان کے ذمہ لگائیں اور میں ان سے بھی مل لوں گا تاکہ میرے حلقہ کے لوگوں کی ملازمت کے حوالے سے جو پریشانی ہے وہ ختم ہونی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سے پہلے ایوان میں صحافی بھائیوں کے متعلق بات ہو چکی ہے اور آپ نے کہا کہ وہ جا چکے ہیں لیکن یہ بہت ضروری ہے کیونکہ پچھلے سات سال سے وہ لوگ احتجاج کر رہے ہیں اور ان کے حقوق انہیں ضرور ملنے چاہئیں۔ میں یہاں پر اس لئے یہ ذکر کرنا چاہوں گی اس وجہ سے نہیں کہ میرا تعلق اپوزیشن سے ہے لیکن اگر کسی نے کوئی اچھا کام کیا ہو تو اسے ضرور سراہنا چاہئے۔ چودھری پرویز الٰہی صاحب نے اپنے دور میں بغیر احتجاج اور دھرنے کے صحافی بھائیوں کے لئے کالونیاں دی تھیں اور ان کے حقوق دیئے تھے اور میرا خیال ہے کہ ہر شہری کا یہ حق بنتا ہے اور موجودہ حکومت کو صحافی بھائیوں کے ساتھ یہ سلوک نہیں کرنا چاہئے اور اُن کی جو ڈیمانڈ ہیں اُن کو پورا کرنا چاہئے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

فہرست سوالات ایک روز قبل معزز ممبران اسمبلی کو دینے کا مطالبہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میری آپ سے پہلی گزارش یہ ہے کہ فہرست سوالات کے متعلق بارہا یہاں بات ہو چکی ہے اور آج جب یہاں سوال شروع ہوئے ہیں، میں موجود تھی لیکن مجھے اتنا وقت نہیں ملا کہ میں اپنے سوالات کے جوابات مکمل پڑھ لیتی اور پھر میں اُن پر ضمنی سوال کرتی تو کم از کم ممبران کو پہلے اطلاع کر دیا کریں۔ جس طرح پچھلے tenure میں تھا کہ سوال نامہ ایک دن پہلے مل جاتا تھا ایک تو آپ سے یہ گزارش ہے مہربانی فرمائیں اس پر کچھ کر لیں آج جس طرح کے سوال ہوئے ہیں صرف ایک سوال take up ہوا اُس کا جواب آیا نہیں آیا جس طرح بھی آیا اُس کے علاوہ سارے سوالات پر جتنی ممبرز کی محنت تھی وہ ضائع گئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! بات یہ ہے کہ جتنے ممبرز ہیں میں نے اُن کو گھر سے تو بلا کر نہیں لانا اُن کو پتا ہے کہ 10:00 بجے کا اجلاس کا وقت ہے سوا گیارہ بجے ہم نے اُن کا انتظار کرتے ہوئے اجلاس شروع کیا ہے آپ کو بھی پورا موقع دیا گیا تھا اس میں اگر کسی کو گھر سے لانا ہے تو میری ڈیوٹی لگا دیں میں صبح سے جا کر اُن کو گھر سے بلا کر لے آؤں گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ممبرز کو وقت پر آنا چاہئے لیکن جو ممبرز موجود ہیں میں نے اپنا سوال take up کیا لیکن میں اُس کو پڑھ ہی نہیں سکی تو میں نے اُس کا ضمنی سوال کیا کرنا تھا؟

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، بات سنیں 9:00 بجے ایجنڈا ہم نے یہاں ایوان میں رکھ دیا آپ کو بھی اُس ایجنڈا کی کاپی مل گئی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! دوسری میری ایک اور گزارش ہے آپ نے کہا کہ ممبرز کو گھر سے نہیں لانا، میں آدھے گھنٹے سے مال روڈ پر ہوں اور میں وہاں سے پیدل آئی ہوں مال روڈ پر دفعہ 144 نافذ ہے لیکن اس کے باوجود ہفتے میں دو یا تین دن مال روڈ پوری block ہوتی ہے یہ جمہوری حکومت ہے پُرامن احتجاج سب کا حق ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، احتجاج کرنے والوں کو بھی تھوڑا احساس کرنا چاہئے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ جب مال روڈ پر ٹریفک بلاک ہوتی ہے تو اُس کا اثر پورے شہر پر ہوتا ہے اور جو پورے main roads ہیں وہاں ٹریفک بلاک ہو جاتی ہے تو اس میں میری گزارش یہی ہے کہ کچھ نہ کچھ ہمیں کرنا چاہئے کوئی ایسی جگہ اُن کو دے دینی چاہئے جہاں پر لوگ آکر احتجاج کریں لیکن ٹریفک کا جو flow ہے وہ disturb نہ ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں اُن کو احساس کرنا چاہئے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب ارشد ملک صاحب! میں آپ کو بات کرنے کا وقت دیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم اتنی محنت سے سوال کرتے ہیں، سوال لاتے ہیں اور علاقے کی ضرورت کے مطابق ہم سوال کرتے ہیں۔ آپ نے درست فرمایا کہ آپ نے ہمیں گھروں سے نہیں لانا لیکن ہمیں پتا ہی نہیں ہوتا کہ ہمارا سوال آرہا ہے، آج ہمارا کون سا سوال ہے، ہمیں پتا چلتا ہے اور نہ بتایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ ہے کہ اگر ہم لیٹ ہیں کسی میٹنگ کی وجہ سے یا کسی معاملے کی وجہ سے تو اگر ہم سیکرٹری اسمبلی کو یہ بتا دیتے ہیں کہ ہم آرہے ہیں اور مہربانی کریں ہمارا وہ سوال pending کر دیا جائے ہمارا اتنا تو استحقاق ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! سنیں۔ بات یہ ہے کہ جس دن مجھے آپ کی طرف سے درخواست ملتی ہے تو میں آپ کے سوالات pending کر دیتا ہوں آج میں بھی اس مال روڈ سے آیا ہوں جس وقت میں آیا ہوں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں تھی میں بھی وقت پر یہاں پہنچا ہوں۔ آپ کو پتا ہے کہ اجلاس کے لئے 10:00 بجے کا ٹائم مختص ہے تو آپ کا حق بنتا تھا کہ آپ ٹائم پر آجائیں۔ آپ کی طرف سے کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی اور ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے request ملی ہے کہ میری والدہ بیمار ہیں اُن کے سوالات میں نے pending کر دیئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری humble submission یہ ہے کہ میں نے کل سیکرٹری اسمبلی کو فون کیا تھا telephonically میری بات ہوئی انہوں نے کہا میں جناب سپیکر سے کہہ کر pending کروا دوں گا۔ انہوں نے مجھے یہ بتایا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اس کو دیکھ لیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ نہیں ہوا ہم اتنی محنت سے آتے ہیں آمدن نشستن برخاستن کرنا ہے پھر تو کوئی بات نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ یہ بات نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! لوگ حاضری لگاتے ہیں اور چلے جاتے ہیں ہم تو محنت کر کے یہاں آتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک ارشد صاحب! بات سنیں پانچ پانچ ضمنی سوال آپ کرتے ہیں میرے پاس ریکارڈ ہے میں نکلوا کر آپ کو دکھاؤں گا میں آپ کو پورا ٹائم دیتا رہتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کبھی میٹنگ میں بھی جانا پڑتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میٹنگ سے زیادہ ضروری آپ کا یہاں آنا ہوتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے سوال کو take up کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سوال کو دو بارہ دیں میں دوبارہ take up کروں گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اسمبلی کے بادشاہ ہیں آپ جیسے چاہیں کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں! ملک ارشد صاحب کا سوال pending کر دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں طارق صاحب!

اسمبلی کے سامنے مال روڈ پر آئے روز احتجاج پر حکومت سے نوٹس لینے کا مطالبہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ تو واقعی issue ہے کہ ہر روز مال روڈ پر وہ چاہے ہم اسمبلی میں آئیں، ہمیں رکاوٹ ہو، میری تو یہ گزارش ہے کہ 10:00 بجے کا ٹائم ہے آپ پورے 10:00 بجے اجلاس شروع کریں۔ جب آپ شروع کر لیں گے تو یہ سب لوگ ٹائم پر آجائیں گے۔ آپ اگر wait کرتے ہیں اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں آپ کو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ سپیکر ہو یا ڈپٹی سپیکر ہو ٹائم پر نہیں آتے۔ آپ سب ٹائم پر آتے ہیں لیکن میں یہ کہتا ہوں ٹھیک ہے اپوزیشن کی طرف سے یہ کہا گیا ہماری ڈیوٹی ہے کہ ہم سب لوگ اپنے ٹائم پر آئیں۔ یہ کسی کی ذمہ داری نہیں ہے، یہ ہماری اپنی سب

کی ذمہ داری ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اسے ensure کریں تو میری آپ سے بالکل گزارش ہے کہ سب لوگ میں سمجھتا ہوں میرے ساتھ ہیں۔آپ ٹائم پر شروع کریں اور ٹائم پر ختم کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میری بات سنیں۔ میں کل یہاں پر 10:00 بجے اجلاس شروع کروں گا آپ میں سے کسی ممبر نے یہاں پر نہیں ہونا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! لوگ ہوں گے آپ ایک دفعہ دیکھیں گے، دو دفعہ دیکھیں گے جو بھی ممبران PAC میں ہیں ہم پورے 11:00 بجے میٹنگ شروع کرتے ہیں۔ سب لوگ ایک دو دن لیٹ آئے اُس کے بعد سب لوگ ٹائم پر آتے ہیں کسی کی کوئی جرأت نہیں، جب ٹائم کی پابندی ہو گی سب لوگ کریں گے آپ یہ کر کے دیکھ لیں۔ یہ سارا ایوان موجود ہے، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں کوئی اس کے خلاف ہے تو بتائے سب لوگ اس کے حق میں ہیں تو ٹائم کی پابندی ہونی چاہئے۔ میری صرف گزارش یہ ہے کہ جب ہم لوگ آ کر بیٹھ جاتے ہیں 9:00 بجے، 10:00 بجے گھنٹہ بیٹھیں دو گھنٹہ بیٹھیں اُس کے بعد کچھ نہیں ہوتا تو پھر پریشانی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری گزارش یہ ہے کہ یہ جو مال روڈ ہے اس پر باقاعدہ حکومت نے پابندی لگائی ہوئی ہے اس کا کوئی سلسلہ ضرور ہونا چاہئے، یہ آپ کی طرف سے بھی اور ہماری سب کی طرف سے بھی یہ request ہے۔ یہ صرف ممبران کی پریشانی نہیں ہے، عام آدمی کی بھی پریشانی ہے اس پر قانون کے مطابق میں تو سمجھتا ہوں احتجاج کرنا بھی حق ہے لیکن جو لوگوں کی زندگی کے معمول ہیں اُن کو بھی ختم کر دینا کوئی کام نہیں ہے۔ جو لوگ یہاں سے باقاعدہ گزرتے ہیں ان کو پریشانی ہے لہٰذا اس پر حکومت کو نوٹس لینا چاہئے تاکہ آئندہ پریشانی نہ ہو۔ بڑی مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار شہاب الدین خان!

معزز ممبران اپوزیشن کا صحافیوں سے اظہار یکجہتی کے لئے ٹوکن واک آؤٹ کرنا اور حکومت سے صحافیوں کے جائز مطالبات کے حل کا مطالبہ

سردار شہاب الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا تھا کہ صحافت ایک ادارہ ہے جس طرح پارلیمنٹ اور جوڈیشری ہے۔ صحافی صاحبان ہمارے لئے قابل احترام ہیں جو ہر point raise کرتے ہیں لیکن وہ یہاں ابھی تک نہیں آئے۔ ہم سارے اپوزیشن والے چاہے وہ پی ایم ایل (ق) سے

ہوں، چاہے وہ پیپلز پارٹی سے ہوں ہم تمام لوگ ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں اور صحافی صاحبان کے ساتھ جاتے ہیں ان کو لاتے ہیں اگر آپ کو ضرورت نہیں ہے تو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ تو جا رہے ہیں لیکن پہلے میری ایک بات سنتے جائیں۔ میں نے اُن کو بلایا تھا یہاں پورے پنجاب سے ان کے نمائندے آئے ہوئے ہیں۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ ہمیں اسمبلی کے اندر آنے دیں کیونکہ ہم یہاں اسمبلی کی سیڑھیوں میں protest کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ کیا میں انہیں یہ اجازت دے دیتا؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ کی یہ بات بہت درست ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے ان کو بلایا اور اندر بٹھایا۔ مجھے کہنا نہیں چاہئے میں نے ان سے ساری بات بھی کی۔ ان کے کسی بیوروکریٹ کے حوالے سے تھوڑے reservation تھے۔ انہوں نے وزیراعلیٰ کی بھی تعریف کی، رانا ثناء اللہ خان اور زعیم قادری صاحب کی بھی تعریف کی کہ وہ ہمارے ساتھ onboard ہیں لیکن ایک بیوروکریٹ کے حوالے سے ان کے کچھ تحفظات تھے کہ وہ جائز معاملات میں ہمارے ساتھ تعاون نہیں کر رہا ہے۔ میں نے رانا ثناء اللہ خان سے صبح بات کی اور زعیم قادری صاحب سے میرا رابطہ نہیں ہو سکا۔ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں صحافی بھائی ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں اور میڈیا ہماری آنکھ ہے ان کو کسی طرح نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ آج بھی حکومتی نمائندے ان کے ساتھ یہ معاملات طے کر رہے ہیں امید ہے کہ ان کا معاملہ تھوڑی دیر میں resolve ہو جائے گا۔ ہماری طرف سے ان کو کوئی پریشانی نہیں تھی۔ انہوں نے مجھے یہ کہا تھا کہ ہمارے نمائندگان جو روزانہ یہاں اسمبلی میں آتے ہیں ان کو اندر آنے نہیں دیا جا رہا ہے آپ permission دیں کہ وہ اندر آ جائیں۔ میں نے اسی وقت چیف سکیورٹی آفیسر کو بھیجا اور ان کے وہ نمائندے جو اسمبلی کی coverage کرتے ہیں ان کو بلایا باقی لوگوں کو میں نہیں بلا سکتا تھا کیونکہ سکیورٹی issues ہیں ہمیں ان کا پتا نہیں ہے۔ جو نمائندگان اسمبلی کی coverage کرتے ہیں میں نے ان سب کو بلایا ہے وہ یہاں پر موجود ہیں آپ جا کر دیکھ سکتے ہیں ان کی بات چیت بھی جاری ہے۔ میری آپ سے request ہے کہ اگر آپ جا کر ان کو منا سکتے ہیں تو میری طرف سے بھی آپ کو permission ہے کہ آپ ان سے جا کر بات کریں اور ان کا جو بھی معاملہ ہے یہاں لے کر آئیں۔ اگر ان کا معاملہ ہمارے level پر حل ہوتا ہے تو ہم ضرور کریں گے اگر اس کو take up کرنے کی ضرورت پڑے گی تو ہم کریں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ نے بڑی تفصیل سے گفتگو کی ہے میں بھی اُس وقت چیمبر میں موجود تھا جب میڈیا کے نمائندے آپ کے ساتھ بات کر رہے تھے۔ یہ آپ کی بات ٹھیک ہے کہ سب کو اسمبلی میں آنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی لیکن جو اُن کے جائز مطالبات ہیں تو حکومتِ وقت کو چاہئے کہ اُن کا نوٹس لے۔ آپ نے شروع میں بھی کہا، میری معزز بہن محترمہ فائزہ ملک اور محترمہ خدیجہ عمر نے بھی بات کی کہ اُن کو منا کر لانا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ یہاں پر منسٹر صاحبان میں سے کوئی بھی نہیں ہے۔ ہم لوگ جاتے ہیں آپ کوئی بھی نمائندہ مقرر کر دیں ہم جا کر ان سے request کرتے ہیں اور ان کو لے کر آتے ہیں۔ ہم ان سے کہتے ہیں کہ آپ مہربانی کریں آپ کے جو بھی مطالبات ہیں اس بارے میں ہم حکومت سے request کریں گے کہ وہ اِن پر نوٹس لے اور کام کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں میاں منیر صاحب کو کہوں گا کہ آپ بھی سردار صاحب کے ساتھ جائیں اور اگر ہمارے level پر اُن کو کوئی problem ہے تو وہ بھی پوچھ کر آئیں۔ جو بھی ان کے مطالبات ہیں وہ پوچھ کر آئیں تاکہ جب محترم منسٹر آئیں تو ہم اُن سے جواب لے سکیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اُس وقت تک business suspend کر دیں کیونکہ ہمارا business کہیں پیچھے سے رہ نہ جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر آپ کہتے ہیں تو ہم 20 منٹ کے لئے اجلاس کا وقفہ کر لیتے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: ٹھیک ہے۔ بہت مہربانی

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ ان سے بات کریں ہم اجلاس کا آدھا گھنٹہ وقفہ کر لیتے ہیں۔ اجلاس کی کارروائی آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(آدھ گھنٹہ وقفے کے بعد جناب قائم مقام سپیکر
12 بج کر 47 منٹ پر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ اور اپوزیشن کے سردار شہاب الدین خان صاحب باہر گئے تھے۔ کیا سردار شہاب الدین خان صاحب چلے گئے ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ابھی واپس نہیں آئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! ابھی وہ آ جائیں گے تو پھر میں آپ سے جواب لے لیتا ہوں۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 164/15 کل pending کی تھی۔ جی، شیخ صاحب! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

پی آئی سی لاہور اور دیگر ہسپتالوں میں سہولتوں کا فقدان

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی نہیں تھا اس وقت بھی لاہور میں میو ہسپتال، گنگارام ہسپتال میں دل وارڈ موجود تھے اور اشرافیہ کے لئے کنگ ایڈورڈ وکٹر وارڈ تمام ذمہ داریاں پوری کرتے تھے پھر پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی بن گیا۔ شروع میں تو یہ ادارہ کچھ نہ کچھ بہتر رہا لیکن بتدریج تباہی کی طرف گامزن ہے ادارے کا اب حال یہ ہے کہ ایمرجنسی میں مریضوں کو زمین پر لٹا کر علاج کیا جا رہا ہے۔ بڑے بورڈ تشکیل دیئے گئے اور ہر بورڈ نے میٹنگز کے سوا کچھ نہ کیا۔ اس کے ساتھ دوسرے ہسپتال مع میو ہسپتال کے دل وارڈ عملی طور پر عضو معطل بن گئے ہیں اور وہ سہولت جو عوام کو ایمرجنسی کی صورت میں اپنے گھر کے نزدیک ہونے کے ساتھ ساتھ پورے پنجاب کے مریض استفادہ کر رہے تھے عدم توجہی کی وجہ سے عملاً ختم ہو گئی اور پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی بھی عوام کو وہ کچھ نہ دے سکا جس کی بنیاد پر یہ اربوں روپے کا منصوبہ بنایا گیا تھا اور وقت نے ثابت کیا کہ کس ٹائم کے قائم ہسپتالوں نے دل وارڈ، کڈنی وارڈ اور لیور وغیرہ کے وارڈ کو جدید تقاضوں کے مطابق نہ صرف وسعت دینا چاہئے تھی بلکہ جدید ٹیکنالوجی بھی انہی ہسپتالوں کو دینا چاہئے تھی۔ 1870 میں قائم کردہ میو ہسپتال (Under One Roof) تقریباً تمام امراض مع پیتھالوجسٹ، Anesthesia تک کے ماہرین سے چلایا جا رہا تھا لیکن پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی جیسے ہسپتالوں میں صرف ایسے مریض جن میں صرف دل ہو، ان کو کسی قسم کی گردوں کی تکلیف ہو نہ کوئی جگر یا معدہ کا مسئلہ ہو کو ہی صرف علاج مہیا ہو سکتا ہے۔ حکومت آج بھی ایسے نام نہاد ماہرین کی زیر نگرانی کڈنی اور لیور جیسے سنٹرز اور دوسرے تمام سنٹرز بنوا رہی ہے جو خود اپنے پرائیویٹ ہسپتالوں میں کاروباری کمالات دکھا رہے ہیں۔ محرک یہ کہنے پر مجبور ہے کہ "ہوئے بیمار میر جس خاطر" والا معاملہ ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں مریض ایک ایک سال کی تاریخیں لئے

دربدر پھر رہے ہیں اور ان ہسپتالوں کے ارباب اختیار بالکل ساتھ پرائیویٹ ہسپتالوں میں لاکھوں روپے فی مریض لے کر کاروباری مسکراہٹوں کے ساتھ اپنی خدمات میں مصروف ہیں۔ وقت آگیا ہے کہ مزید ایک لمحہ ضائع کئے بغیر تمام وارڈ ہسپتالوں کے سابقاوارڈز کو اپ گریڈ کیا جائے اور تمام سہولتیں مہیا کی جائیں تاکہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی جیسے اداروں پر دباؤ ختم ہو سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: گوندل صاحب! آپ اس تحریک التوائے کار کا detail سے جواب دیں گے۔ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! جی ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 165/15 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے وہ اسے پڑھیں۔

پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل اور محکمہ صحت پنجاب کے درمیان جنگ سے طلباء و طالبات اور والدین شدید ذہنی دباؤ کا شکار

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل (PMDC) کو قومی سطح سے صوبائی سطح پر لانے کا عمل سندھ حکومت کی تقلید میں پنجاب میں بھی شروع کیا جارہا ہے۔ جس کی وجہ PMDC کے وہ نوٹسز بنے ہیں جو کہ پنجاب کے میڈیکل کالجز کو فیکلٹی نہ ہونے کی بناء پر دیئے گئے ہیں۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج جو کہ اب یونیورسٹی کی شکل اختیار کر چکا ہے کو بھی de-recognition کا سامنا ہے۔ یہی حال امیر الدین میڈیکل کالج، علامہ اقبال میڈیکل کالج، ڈی جی خان میڈیکل کالج کا بھی ہے۔ حیران کن امر ہے کہ امیر الدین میڈیکل کالج کا اپنا ایک بھی میڈیکل پڑھانے کا استاد نہ ہے۔ یہ کام پوسٹ گریجویٹ میڈیکل کالج کے اساتذہ کر رہے ہیں۔ معزز ایوان کو سن کر حیرانی ہوگی کہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج بھی PMDC کے دیئے ہوئے وارننگ نوٹس میں شامل ہے۔ ساہیوال میڈیکل کالج کو بھی ایسی ہی صورتحال کا سامنا ہے اور وہاں کے طلباء و طالبات سراپا احتجاج ہیں۔ ان حالات میں PMDC اور محکمہ صحت حکومت پنجاب کے درمیان جنگ جاری ہے جس کی وجہ سے ان کالجز میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کے ساتھ ساتھ ان کے والدین شدید

ذہنی دباؤ کا شکار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ محکمہ صحت نے پنجاب میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کی تخلیق کے لئے تیزی سے کام شروع کر دیا ہے جس طرح سندھ حکومت پہلے سندھ میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل (SMDC) بنا چکی ہے۔ سوال یہ ہے کہ پنجاب میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کی بنیاد جس وجہ سے رکھی جا رہی ہے وہ PMDC کے نوٹسز اور ریگولیٹری حیثیت کے مقابلہ میں ایک counter blast ہی ہے جس سے پنجاب میں میڈیکل کی تعلیم کا معیار گر جائے گا۔ ایک وہ وقت تھا جب کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کو جنوبی ایشیا میں بلند ترین مقام حاصل تھا اور ایک یہ وقت ہے کہ Regulatory Authority کی طرف سے de-recognition کا سامنا ہے۔ اس اہم مسئلے کو ایوان میں بحث کے لئے منظور کیا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 168/15 محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ، محترمہ باسمہ چودھری، چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 170/15 محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ، محترمہ باسمہ چودھری، چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 171/15 جناب احمد شاہ کھگہ، محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ باسمہ چودھری کی ہے وہ اسے پڑھیں۔

ضلعی پرائس کنٹرول کمیٹیوں کی جانب سے وزیراعظم اور وزیر اعلیٰ کو بوگس رپورٹس پیش کئے جانے کا انکشاف

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 12-مارچ 2015 کی خبر کے مطابق اشیاء خورد و نوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے اور ناجائز منافع خوروں اور ذخیرہ اندوزوں کے خلاف کئے جانے والے اقدامات پر مبنی بوگس رپورٹ

مرتب کرتے ہوئے وزیراعظم و وزیراعلیٰ کو پیش کئے جانے کا انکشاف ہوا ہے جبکہ حقیقتاً ایسا بالکل نہیں اور ہر سطح پر لوگوں سے زائد قیمتیں وصول کی جارہی ہیں۔ گزشتہ تین ماہ کے دوران اشیائے خوردونوش کی قیمتوں میں خاطر خواہ کمی واقع ہو سکی اور نہ ہی ڈی سی اوز ضلعی افسران و عوامی نمائندوں کی سفارشات کو مدنظر رکھتے ہوئے 3398 سٹورز اور بڑی دکانوں کے خلاف کوئی ایکشن نہ لیا گیا ہے اور ان کو مکمل طور پر ملی بھگت سے سیفٹی فراہم کی جاتی رہی۔ سول سیکرٹریٹ ذرائع کے مطابق 21 اضلاع کی جانب سے بوگس رپورٹس مرتب کی گئیں جبکہ اس حوالے سے چیف سیکرٹری کی سربراہی میں ہونے والے اجلاس میں انکشاف بھی ہوا لیکن معاملات کو دبا دیا گیا ہے جبکہ اسی اجلاس میں یہ بھی انکشاف ہوا تھا کہ جن اضلاع میں مہنگے داموں اشیاء خوردونوش فروخت کرنے والے من پسند سٹورز اور بڑی دکانوں کے خلاف کارروائی نہ کی گئی ہے۔ ان حقائق کی روشنی میں پنجاب کے حکمرانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اشیائے خوردونوش کی قیمتوں میں کمی کو یقینی بنانے کے لئے اور نظر آنے والے اقدامات کرے اور افسر شاہی کی سب اچھا کی رپورٹوں پر انحصار نہ کرتے ہوئے ذمہ داروں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی بھی کریں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 172/15 جناب احمد شاہ کھگہ، چودھری عامر سلطان چیمہ اور سردار وقاص حسن مؤکل کی ہے وہ اسے پڑھیں۔

بہاولنگر میں بندروں کے زہر آلود گوشت کی فروخت

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈان" مورخہ 11-مارچ 2015 کی خبر کے مطابق بہاولنگر میں بندروں کے زہر آلود گوشت کی فروخت ہو رہی ہے۔ بندروں کو پہلے زہر کے ٹیکے لگائے جاتے ہیں اور پھر ان کو ذبح کر کے ان کا گوشت اور کھالیں مارکیٹ میں فروخت کر دی جاتی ہیں۔ پنجاب کے مختلف علاقوں سے مردہ جانوروں گدھوں،

کتوں اور دیگر حرام جانوروں کے گوشت فروخت کی آئے دن خبریں آتی ہیں اور اب یہاں بندروں کے زہریلے گوشت کی فروخت کی خبر پر عوام الناس میں شدید خوف وہراس پایا جارہا ہے۔ عوامی حلقوں نے مطالبہ کیا ہے کہ بندروں اور دیگر حرام جانوروں کے گوشت اور مردہ جانوروں کے گوشت کی فروخت کرنے والوں کے خلاف گھیرا تنگ کیا جائے اور مجرموں کو سخت سزائیں دی جائیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری ایک تحریک التوائے کار کو out of turn لینے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر جی، تحریک التوائے کار پیش کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب!اس تحریک التوائے کار کا نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!اس کا نمبر 292/15 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پڑھیں۔

حالیہ بارشوں اور ژالہ باری سے حلقہ پی پی-222 کے متعدد دیہات شدید متاثر

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی-222 میں 14 اور 15-مارچ 2015 کو ہونے والی طوفانی بارشوں اور ژالہ باری سے حلقہ ہذا کی کثیر تعداد میں چکوک و دیہات شدید متاثر ہوئے ہیں جن میں L-109/9، L-110/9، L-112/9، L-113/9، L-116/9، L-117/9، L-118/9 اور L-93/9، L-94/9، L-95/9، L-96/9 اور L-97/9 کے علاوہ دیگر ملحقہ دیہات شامل ہیں۔ ان

چکوک و دیہاتوں میں کھڑی فصلیں جن میں گندم، مکئی، آلو اور سرسوں کی فصلیں شامل ہیں مکمل طور پر تباہ ہو گئیں۔ان متاثرین میں اکثریت چھوٹے اور غریب طبقے کے کسان شامل ہیں جو ان فصلوں کو تیار کر کے بمشکل اپنا گزر بسر کرتے ہیں۔انہوں نے ان فصلوں کو تیار کرنے کے لئے زرعی ترقیاتی بنک (ZTBL) و دیگر مالیاتی اداروں سے قرضہ جات حاصل کر رکھے تھے۔ان کی فصلیں تباہ ہونے سے ان کو شدید مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ ان متاثرہ چکوک و دیہاتوں کا سرکاری سطح پر نقصان کا سروے کروایا جائے تاکہ ان کے نقصان کی تلافی کے لئے assessment کی جا سکے۔میری حکومت سے پُرزور اپیل ہے کہ ان متاثرین کے ذمہ واجب الادا زرعی قرضہ جات وزرعی ٹیکس، مالیہ اراضی اور حالیہ سال کا آبیانہ و دیگر نافذ العمل واجبات معاف کرتے ہوئے ان کی compensation کے لئے ان کی مالی معاونت بھی کی جائے تاکہ حکومت کی بہترین زرعی پالیسی کے ثمرات غریب اور عام کسان تک پہنچ سکیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور کسی کے ذمہ لگایا جائے۔یہ جو Calamity and Relief Act اس کے مطابق۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب آنے دیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ میرا حلقہ بھی ملک صاحب کے حلقے سے ملحق ہے اور میرے حلقے میں بھی ژالہ باری ہوئی ہے۔ملک صاحب کے ساتھ میرا حلقہ بھی اس تحریک میں شامل کر لیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب!

گنے کے کاشتکاروں کی شوگر ملز کے ذمہ رقم کی ادائیگی کے لئے مناسب اقدامات کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! کل بھی تھوڑی بہت کسانوں کے بارے میں یہاں بات ہوئی تھی، آج ملک صاحب ابھی بات کر رہے تھے اور دیگر معزز ممبران نے بھی بات کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت آلو کے کاشتکار بہت پریشان ہیں باقی مونجی کے حوالے سے جو ہوا وہ آپ کے علم میں ہے کیونکہ آپ خود بھی زمیندار ہیں۔ گنے کے حوالے سے جو کچھ ہو رہا ہے وہ انتہائی خطرناک ہے جس کا میں آج اس معزز ایوان میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ بہت سی ملوں نے ظاہر ہے اپنی crushing بند کر دی ہے لیکن ان کے اوپر بنک کے charges ہیں یعنی انہوں نے بنک سے قرضے لئے ہوئے ہیں۔ اب بنک کے قرضے ہیں یا ان کے اوپر بنک کا جو lien ہے وہ first charge کہلاتا ہے۔ میرے حلقے کی مل نے growers کا 100 کروڑ روپیہ دینا ہے اور کل کو وہ مل liquidation میں جا سکتی ہے۔ میری آپ کے توسط سے حکومت سے استدعا ہے کہ جتنی ملوں نے growers کا پیسا دینا ہے ان کو under the rules charge one کیا جائے کہ اگر وہ liquidation میں جاتی ہیں جس کا پروگرام ان ملوں نے بنالیا ہے تو وہ پہلا charge کسانوں کی payment کریں۔

جناب سپیکر! دوسری میری استدعا ہے کہ آپ حکومت سے کہیں کہ وہ اس پر آپ کو اور ایوان کو جواب دیں۔ ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان buffer stock کے لئے بنائی گئی تھی کہ کسانوں سے یا مل سے چینی لے کر buffer stock create کیا جائے گا اور اسی طرح PASCO بنائی گئی تھی۔ اگر buffer stock create کر کے بنکوں سے 60 یا 80 فیصد تک انہیں loaning کر دی جائے تو بہتر ہے کیونکہ آپ کے اور بہت سے ممبران کے علم میں ہے کہ اب حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ کولڈ سٹوریج والے growers سے کہہ رہے ہیں کہ ہمیں پہلے پیسے دیں تب ہم آپ کا آلو رکھیں گے۔ یہ وہ وقت ہے کہ کسانوں کی مدد کی جائے، ان کی hypothecation اور pledge کی base پر انہیں 60 فیصد payment کر دی جائے۔ اس وقت جو بھی منسٹر بیٹھے ہیں اُن کو آپ کہیں کہ کل وہ اس پر آپ کو جواب دیں پھر اس پر ایک میٹنگ بلائیں تاکہ ان لوگوں کا بھلا ہو سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! گزارش یہ ہے کہ آج فوڈ منسٹر یہاں پر نہیں ہیں لیکن پچھلے اجلاس میں انہوں نے بات کی تھی۔ شوگر مل مالکان کے حوالے سے احسن ریاض فتیانہ صاحب نے point

اٹھایا تھا تو فوڈ منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ ٹوٹل 46 شوگر ملیں ہیں جن میں سے 41 ملوں نے اپنے bill clear کر دئیے ہیں۔ مزید انہوں نے کہا تھا کہ باقی جو چار پانچ ملیں بچتی ہیں ان کا جواب لے کر House میں دوں گا۔ کل تک وہ آ جائیں گے تو اُن سے بات کر لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! گنے کی بات ہے اور میں ثابت کر سکتا ہوں کہ میرے حلقے کی مل نے 100 کروڑ روپیہ دینا ہے۔ میں جو بات عرض کر رہا ہوں اس کا بہت اثر ہو گا۔ آپ اِن سے کہیں کہ بنکوں کو بلائیں اور ان سے کہیں کہ 60 فیصد ان کو pledge پر پیسا دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! وہ کل یہاں پر موجود ہوں گے تو اُن سے ہم انشاء اللہ جواب لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈا پر مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ نگہت شیخ کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

آلودہ پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی ویکسین دینے کا مطالبہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں خسرے، پولیو اور دیگر مہلک بیماریوں کی ویکسین کی طرح آلودہ پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی ویکسین دی جائے تاکہ اس پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں بشمول گیسٹرو و دیگر امراض سے بچا جا سکے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں خسرے، پولیو اور دیگر مہلک بیماریوں کی ویکسین کی طرح آلودہ پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی ویکسین دی جائے تاکہ اس پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں بشمول گیسٹرو و دیگر امراض سے بچا جا سکے۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری request ہے کہ اس کو مناسب وقت کے لئے pending فرمایا جائے کیونکہ متعلقہ منسٹر آئیں گے تو انشاء اللہ جواب دے دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: گوندل صاحب! مجھے بتائیں کہ متعلقہ منسٹر کدھر ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! آج اصل میں کابینہ کی میٹنگ تھی اس لئے نہیں آئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے پھر بتا دیتے تاکہ ہم اجلاس ہی نہ رکھتے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! کوئی مناسب ٹائم رکھ لیں تو انشاء اللہ وہ آکر اس قرارداد کا جواب دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ مناسب والی بات نہیں ہے۔ گوندل صاحب! مجھے یہ بتائیں کہ کیا منسٹرز اس ایوان کی کارروائی کو مذاق سمجھتے ہیں، آپ مجھے بتائیں کہ یہ کیا مسئلہ ہے؟ اب لاء منسٹر بھی وہی ہیں۔ اگر اُن کی طرف سے request آ جاتی کہ ان کی اتنی مصروفیت ہے تو ہم آج کے دن اجلاس ہی نہ رکھتے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! وہ انشاء اللہ آ جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: گوندل صاحب! یہ انتہائی افسوس کی بات ہے۔ راجہ صاحب! آپ یہاں پر موجود ہیں، آپ ماشاء اللہ regular ایوان میں آتے ہیں اور سینئر منسٹر ہیں۔ بہر حال وزراء صاحبان کا اس طرح کا رویّہ انتہائی نامناسب ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، صحیح ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے آج انتہائی افسوس ہو رہا ہے۔ میں پچھلے پانچ سال اس ایوان میں ممبر رہا ہوں لیکن اس قسم کی میں نے کبھی practice نہیں دیکھی تھی جو آج مجھے دیکھنے کو مل رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! بالکل صحیح ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ بہت ہی افسوس کی بات ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! آپ کی observation سے ان کو مطلع کر دیا جائے گا پھر وہ انشاء اللہ آ جائیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ ایوان کی sense لیں تاکہ منسٹر صاحب کو اطلاع ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ایوان کی sense تو مجھے نظر آ رہی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کا غصہ تب ہی وہاں پہنچے گا جب آپ ایوان کی sense لیں کہ مناسب وقت کیا ہوتا ہے؟ اسمبلی کا وقت ہے تو ظاہری بات ہے کہ مناسب وقت ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری بھی یہاں پر نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری rules کے مطابق جواب دے نہیں سکتے جبکہ وہ خود موجود ہیں۔ منسٹر صاحب کا انتہائی افسوسناک روّیہ ہے۔ آپ انہیں کہیں کہ اگر آئندہ آپ نے اس قسم کی نہ آنے کی مہربانی کرنی ہو تو پہلے ہی بتا دیا کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ convey کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں یہ ساری کارروائی pending کرتا ہوں۔ منسٹر صاحب سے کہیں کہ اگر ہو سکے تو کل تشریف لے آئیں ورنہ ٹائم پر بتا دیں تاکہ کل ہم آتے ہی اجلاس ختم کر دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

اعلان

قاعدہ 36(1) کے تحت اسمبلی کی اجازت کے بغیر مسلسل چالیس نشستوں سے غیر حاضر رہنے والے معزز ممبران کے بارے ایوان کو مطلع کرنا

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب نے کل اس طرح کا روّیہ روا رکھا تو ہم آتے ہی اجلاس ختم کر دیں گے۔ قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 36 کے ذیلی قاعدہ 1 کے تحت ایوان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ درج ذیل ممبران صوبائی اسمبلی پنجاب نے اسمبلی کی اجازت کے بغیر اسمبلی کی مسلسل چالیس نشستوں میں شرکت نہیں کی ہے۔ ان ممبران کے نام یہ ہیں:

نمبر شمار	نام رکن	حلقہ نیابت
1-	جناب محمد صدیق خان	پی پی-7
2-	ملک تیمور مسعود	پی پی-8
3-	جناب آصف محمود	پی پی-9
4-	راجہ راشد حفیظ	پی پی-11
5-	جناب اعجاز خان	پی پی-12
6-	جناب محمد عارف عباسی	پی پی-13
7-	جناب اعجاز حسین بخاری	پی پی-15
8-	ڈاکٹر صلاح الدین خان	پی پی-44
9-	جناب احمد خان بھچر	پی پی-45
10-	جناب محمد سبطین خان	پی پی-46
11-	جناب خرم شہزاد	پی پی-72
12-	محترمہ نگہت انتصار	پی پی-107
13-	میاں محمد اسلم اقبال	پی پی-148
14-	میاں محمود الرشید	پی پی-151
15-	ڈاکٹر مراد راس	پی پی-152
16-	جناب مسعود شفقت	پی پی-189
17-	جناب ظہیر الدین خان علیزئی	پی پی-194
18-	جناب جاوید اختر	پی پی-195
19-	جناب وحید اصغر ڈوگر	پی پی-224

نمبر شمار	نام رکن	حلقہ نیابت
20۔	جناب خان محمد جہانزیب خان کھچی	پی پی۔239
21۔	جناب احمد علی خان دریشک	پی پی۔243
22۔	سردار علی رضا خان دریشک	پی پی۔247
23۔	جناب عبدالمجید خان نیازی	پی پی۔262
24۔	میاں ممتاز احمد مہاروی	پی پی۔280
25۔	محترمہ سعدیہ سہیل رانا	ڈبلیو۔355
26۔	ڈاکٹر نوشین حامد	ڈبلیو۔356
27۔	محترمہ راحیلہ انور	ڈبلیو۔357
28۔	محترمہ نبیلہ حاکم علی خان	ڈبلیو۔358
29۔	محترمہ ناہید نعیم	ڈبلیو۔359
30۔	محترمہ شنیلا رُوت	این ایم۔371

منسٹر صاحب چونکہ آج موجود نہیں تھے جس کی وجہ سے انتہائی افسوس کے ساتھ مجھے کہنا پڑ رہا ہے کہ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ یکم اپریل 2015 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔